3193

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۃ المرسلٰت

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ ۱ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ ۲ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝ ۳
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ ۴ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝ ۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝ ۶ اِنَّمَا
تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ ۷ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ ۸ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ ۹ وَاِذَا
الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ ۱۰ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ ۱۱ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝ ۱۲ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝ ۱۳
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۝ ۱۴ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ ۱۵ اَلَمْ نُهْلِكِ
الْاَوَّلِیْنَ ۝ ۱۶ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ۝ ۱۷ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ۝ ۱۸
وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ ۱۹ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝ ۲۰ فَجَعَلْنٰهُ
فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۝ ۲۱ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ۲۲ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ ۲۳ وَیْلٌ
یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ ۲۴ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝ ۲۵ اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ ۲۶ وَّ
جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۝ ۲۷ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ ۲۸

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ مرسلات مکیہ ہے اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں تار تار ۝ ۱ پھر زور سے جھونکا دینے والیاں ۝ ۲ پھر ابھار کر اٹھانے والیاں ۝ ۳
پھر حق کو ناحق کو جدا کرنے والیاں ۝ ۴ پھر ان کی قسم جو ذکر کا القا کرتی ہیں ۝ ۵ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو ۝ ۶
بیشک جس بات کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو (ضرور ہونا ہے) ۝ ۷ پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں ۝ ۸ اور جب آسمان میں رخنے پڑیں ۝ ۹
اور جب پہاڑ غبار کر کے اڑا دیئے جائیں ۝ ۱۰ اور جب رسولوں کا وقت آئے ۝ ۱۱ کس دن کے لئے ٹھہرائے گئے تھے ۝ ۱۲
روز فیصلہ کے لئے ۝ ۱۳ اور تو کیا جانے وہ روز فیصلہ کیا ہے ۝ ۱۴ جھٹلانے والوں کی اس دن خرابی ۝ ۱۵ کیا ہم نے اگلوں
کو ہلاک نہ فرمایا ۝ ۱۶ پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے ۝ ۱۷ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں ۝ ۱۸ اس دن
جھٹلانے والوں کی خرابی ۝ ۱۹ کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا ۝ ۲۰ پھر اسے ایک محفوظ
جگہ میں رکھا ۝ ۲۱ ایک معلوم اندازہ تک ۝ ۲۲ پھر ہم نے اندازہ فرمایا تو ہم کیا ہی اچھے قادر ۝ ۲۳ اس جھٹلانے
والوں کی خرابی ۝ ۲۴ کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ کیا ۝ ۲۵ تمہارے زندوں اور مردوں کی ۝ ۲۶

اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے اور ہم نے تمہیں خوب میٹھا پانی پلایا ۝ ۲۷ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ۝ ۲۸

۱۔ "(ان ہواؤں کی) قسم جو پے درپے بھیجی جاتی ہیں۔" یا تو ان سے مراد فرشتے ہیں جنہیں پے درپے بھیجا جاتا ہے یا اس سے مراد ہوائیں ہیں جو پے درپے چلتی ہیں۔ (ابن جریر)
۲۔ "پھر ان کی جو تند و تیز ہیں۔" اس سے مراد ہوائیں ہی ہیں (حضرات علیؓ، ابن مسعودؓ)

۳۔ "اور ان کی قسم جو بادلوں کو پھیلانے والی ہیں۔" النشرات سے مراد بارش ہے یا وہ ہوائیں مراد ہیں جو مشیت الٰہی کے مطابق بادلوں کو آسمان کی ہر سمت پھیلا دیتی ہیں۔
۴۔ "پھر ان کی جو بادلوں کو پارہ پارہ کرنے والی ہیں۔" ان سے مراد فرشتے ہیں۔ اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکام لے کر پیغمبر وقت پر اترتے ہیں جن سے حق و باطل، ہدایت و ضلالت اور حلال و حرام کے درمیان امتیاز ہوتا ہے
۵۔ "پھر ان کی قسم جو ذکر کا القا کرنے والی ہیں۔" فرشتے: اور یہ فرشتے پیغمبروں تک وحی پہنچاتے ہیں۔
۶۔ تاکہ حجت تمام ہو جائے
اور کسی کافر کی عذر بہانہ باقی نہ رہے اور اگر لوگ مخالفت کریں تو انہیں بروقت خبردار کیا جائے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۔ کلام الٰہی کا پہنچانا یا اس لئے ہے کہ وقت باز پرس کے وہ کہے کہ یہ کام میں نے اللہ کے فرمودہ کے موافق کیا اور یہ کام اس کے فرمانے سے چھوڑ دیا بہرحال اس کے عذر اور سند اور دستاویز ہے۔ یہ عذر ہونا اس کلام الٰہی کی بابت ہے جو متضمن اوامر و نواہی یا اعتقادات ہو جیسا کہ ذات و صفات سے متعلق اور تمام کی نسبت یہی ہو سکتا ہے کس لئے کہ قصص و حکایات میں تصدیق کے سوا عبرت و نتائج حاصل کرنے کا بھی موقع دیا جاتا ہے "اور نذراً" اور شقی ازلی ہے تو اس کلام الٰہی محض ڈرانے کے لئے سنایا جاتا ہے۔ (تفسیر حقانی)

۷۔ "جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً ہونے والی ہے۔" قسموں سے مراد مقسم علیہ کی اہمیت سامعین پر واضح کرنا اور اس کی صداقت کو ظاہر کرنا ہوتا ہے مقسم علیہ (یا جواب قسم) یہ ہے کہ تم سے قیامت کا جو وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً واقع ہونے والی ہے یعنی اس میں شک کرنے کی کوئی بات نہیں بلکہ اس کے لئے تیاری کی ضرورت ہے۔

۸۔ "پس جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے۔" یعنی جب ستاروں کی روشنی ختم بلکہ ان کا [illegible]
۹۔ "اور جب آسمان توڑ پھوڑ دیا جائے گا۔"

۱۰۔ اور جب پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اڑا دیے جائیں گے۔ یعنی انہیں زمین سے اکھیڑ کر ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا اور زمین بالکل صاف اور ہموار ہو جائے گی۔

۱۱۔ اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر لایا جائے گا" فصل و قضا کے لئے، ان کے بیانات سنا کر ان کی قوموں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

۱۲۔ "کس دن کے لئے ان سب کو موخر کیا گیا" ۔ یہ استفہام تعظیم اور تعجب کے لئے ہے یعنی کیسے عظیم دن کے لئے جس کی شدت اور ہولناکی لوگوں کے لئے سخت تعجب انگیز ہوگی ۔ ان پیغمبروں کو جمع ہونے کا وقت دیا گیا ہے ۔

۱۳۔ فیصلہ کے دن کے لئے یعنی جس دن لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا کہ کوئی جنت اور کوئی دوزخ میں جائے گا ۔ (کی ص)

۱۴۔ اور تمہیں کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے

۱۵۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے

۱۶۔ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا ۔ کیا ہم پہلے لوگوں کو عذاب اور موت سے ہلاک نہیں کر چکے ۔

۱۷۔ پھر ان پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے بھیج دیتے ہیں ۔ اور پچھلوں کو بھی عذاب اور موت کے ذریعہ اگلوں ہی کے ساتھ ساتھ کر دیں گے ۔

۱۸۔ "ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں" ۔ آپ کی قوم جو مشرک ہے ہم ان کے ساتھ ایسا ہی کریں گے

۱۹۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ۔ قیامت کے دن ان جھٹلانے والوں کو سخت عذاب ہوگا ۔ (تفسیر ابن عباس)

۲۰۔ (لوگو) کیا ہم نے تم کو ایک بے حقیقت پانی (منی) سے نہیں بنایا ۔ (وحیدی)

۲۱۔ قابل استقرار گڑھا یعنی رحم ۔ فَجَعَلْنٰهُ میں ف تفسیری ہے تعقیبی نہیں ہے "یعنی جملہ سابق کی تفصیل اور تشریح اس جملہ میں ہے وہ نہیں ہے کہ فعل تخلیق کے بعد رحم میں استقرار (نطفہ ہوتا ہے) اور اگر ف کو تعقیب کے لئے کیا جائے تو دونوں جملوں کی ترتیب معکوس ہوگی یعنی استقرار نطفہ پہلے پھر تخلیق

۲۲۔ ہم نے اس کو رحم میں رکھا ایک وقت تک جس کی مقدار عموماً معلوم ہے کم سے کم چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ دو سال ۔ یا اللہ کو معلوم ہے

۲۳۔ ہم نے ماں کے پیٹ میں رہنے کا وقت ، پیدائش کا ، پیدا ہونے کے بعد ، اعمال زندگی ، مدت زندگی اور رزق کا اور آخرت میں نیک بخت اور بد نصیب ہونے کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے * ہم اس کو پست کرنے ، نیست کرنے اور دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہیں یعنی ہر چیز پر ہم اچھے قادر ہیں ۔

۲۴۔ ہماری قدرت کی تکذیب کرنے والوں کے لئے یعنی کافروں کے لئے ویل ہے یا ہماری تقدیر کا انکار کرنے والوں کے لئے ویل ہے

۲۵۔ کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو سمیٹنے والی ۔ کفات کُفْتٌ کی جمع ہے جس کے معنی جمع کرنا ہیں ۔ زمین کو کفات قرار دینا زمین کے ٹکڑوں کے لحاظ سے ہوگا یعنی زمین کے قطعات کفات ہیں

۲۶۔ زمین جمع رکھتی ہے اور سمیٹتی ہے کچھ لوگوں کو اپنی سطح پر جو اپنے گھروں میں اور مکانوں میں ہوتے ہیں

اور کچھ مردوں کو اپنے اندر سمیٹ رکھتی ہے ۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ۞ الْمُرْسَلَاتِ : ہوائیں جو پے بہ پے چلائی جاتی ہیں ۔ ملائکہ ۞ عُرْفًا : نیکی، احسان
تسلسل پے بہ پے ۞ عَصْفًا : آندھی ۞ نَشْرًا : پھیلانا ۞ فَارِقَاتِ : قرآن مجید کی آیات جو حق
کو باطل سے جدا کرتی ہیں، فرشتے ۞ فَرْقًا : الگ الگ کر دینا ۞ الْمُلْقِيَاتِ : پیش کرنے والے ۞
عُذْرًا : عذر، الزام کو دور کرنا ۞ نُذْرًا : ڈرانا ۞ وَاقِعٌ : ہونے والا، اترنے والا ۞ طُمِسَتْ :
ستاروں کی چمک، مٹائے گئے ۞ فُرِجَتْ : آسمان پھاڑ دیا جائے گا ۞ نُسِفَتْ : ریزہ ریزہ کر کے بکھیر دیے
جائیں گے ۞ أُقِّتَتْ : اس کا وقت مقرر کیا گیا ۞ أُجِّلَتْ : دیر کی گئی ۞ فَصْلِ : حق و
باطل کی تمیز ۞ مَهِينٍ : حقیر ۞ مَكِينٍ : عزت، مرتبہ والا ۞ قَدَرٍ : اللہ کا حکم، اندازہ ۞
كِفَاتًا : سمیٹنے کی جگہ ۞ شَامِخَاتٍ : اونچے بلند ۞ فُرَاتًا : آب شیریں ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ بندہ بیمار رہ کر مولیٰ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے یاد کرتا ہے ۔ تاکہ گناہ معاف کرے
(دین عبادت) ۞ سب فنا ہو جائے گا باقی اللہ کی ذات رہے گی ۞ جھٹلانے والوں کی قیامت کے دن خرابی ہی خرابی ہے
۞ تصدیق، اقرار اور عمل صالح یہ تینوں امور ایمان سے متعلق ہیں ۞ ویل للمکذبین کا واسطہ ۞

انْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۚ ۝٢٩ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِىْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۙ ۝٣٠
لَا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ ۝٣١ اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۚ ۝٣٢ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝٣٣
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٤ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۙ ۝٣٥ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝٣٦
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٧ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝٣٨
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ۝٣٩ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٤٠ ع اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
فِىْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ ۝٤١ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٤٢ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا ۢ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٤٣ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝٤٤ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٤٥
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝٤٦ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٤٧ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ۝٤٨ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝٤٩ فَبِاَىِّ
حَدِيْثٍ ۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٠ ع

چلو اس کی طرف جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے ۝٢٩ چلو اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے ۝٣٠
نہ وہ سایہ دار ہے نہ وہ بچاتا ہے آگ کی لپیٹ سے ۝٣١ وہ جہنم پھینک رہا ہوگی بڑے بڑے
انگارے جیسے محل ۝٣٢ گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں ۝٣٣ تباہی ہوگی اس دن جھٹلانے والوں
کے لئے ۝٣٤ یہ وہ دن ہوگا جس میں نہ وہ بول سکیں گے ۝٣٥ اور نہ انھیں اجازت ملے گی کہ وہ کچھ
عذر پیش کریں ۝٣٦ تباہی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لئے ۝٣٧ یہ فیصلے کا دن ہے۔ ہم نے تمہیں
اور اگلوں کو جمع کر دیا ہے ۝٣٨ پس اگر تمہارے پاس کوئی چال ہے تو میرے خلاف استعمال کر دو ۝٣٩
تباہی ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لئے ۝٤٠ ع بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں
ہوں گے ۝٤١ اور میووں میں ہوں گے جن کو وہ پسند کریں گے ۝٤٢ مزے سے کھاؤ اور پیو ان اعمال
کے صلے میں جو تم کیا کرتے تھے ۝٤٣ ہم یونہی صلہ دیا کرتے ہیں نیکو کاروں کو ۝٤٤ تباہی ہوگی اس روز
جھٹلانے والوں کے لئے ۝٤٥ اے کافرو عیش کر لو تھوڑا سا وقت ہے بے شک تم مجرم ہو ۝٤٦ تباہی
ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لئے ۝٤٧ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے رب کے سامنے جھکو تو نہیں جھکتے ۝٤٨ تباہی
ہوگی اس روز جھٹلانے والوں کے لئے ۝٤٩ آخر کس بات پر وہ اس کتاب کے بعد ایمان لائیں گے ۝٥٠ ع

(پارہ ۲۹/سورہ ۷۷/۲۹.۵۰ — ص:)

۲۹۔ "چلو اسی کی طرف" یعنی اس عذاب کی طرف" جسے جھٹلاتے تھے۔

کہا جائے گا

۳۰۔ "چلو اس دھوئیں کی طرف جس کی تین شاخیں" اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے جو اونچا ہو کر تین شاخیں ہو جاتا تھا۔ ایک کفار کے سروں پر ایک ان کے دائیں اور ایک ان کے بائیں اور حساب سے فارغ ہونے تک انہیں اسی دھوئیں میں رہنے کا حکم ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اس کے عرش کے سایہ میں ہوں گے اس کے بعد جہنم کے دھوئیں کی حالت بیان فرمائی جا رہی ہے کہ وہ ایسا ہے

۳۱۔ "نہ سایہ دے" جس سے اس دن کی گرمی سے کچھ امن پا سکیں "نہ لپٹ سے بچائے" آتش

۳۲۔ بے شک وہ دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہے" اتنی اتنی بڑی

۳۳۔ جیسے اونچے محل گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

۳۴۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے

۳۵۔ "یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے" "نہ کوئی ایسی حجت پیش کر سکیں گے جو انہیں کام دے" روز قیامت بہت سے موقع ہوں گے بعض میں کلام کریں گے بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے (بقول حضرت ابن عباسؓ)

۳۶۔ "اور نہ انہیں اجازت ملے کہ عذر کریں" درحقیقت ان کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہوگا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کر دی گئیں اور قدرت دے دی گئی جب عذر باقی نہیں رکھا گیا البتہ انہیں یہ خیال ناسد آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ اس کو عذر ہی کیا ہے جس نے نعمت دینے والے سے روگردانی کی اس کی نعمتوں کو جھٹلایا اس کے احسانوں کی ناشکری

۳۷۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے

۳۸۔ "یہ ہے فیصلے کا دن ہم نے تمہیں جمع کیا" اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرنے "اور سب اگلوں کو" جو تم سے پہلے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے تمہارا ان کا سب کا حساب کیا جاتا تھا۔ اور تمہیں انہیں سب کو عذاب کیا جاتا تھا

۳۹۔ "اب اگر تمہارا کوئی داؤں ہو تو مجھ پر چل لو" اور کسی طرح اپنے آپ کو عذاب سے بچا سکو تو بچا لو یہ انتہا درجہ کی توبیخ ہے کیونکہ یہ تو وہ یقینی جانتے ہوں گے کہ نہ آج کوئی مکر چل سکتا ہے نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔

۴۰۔ اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔

3199

۴۱ - جو شرک اور معاصی سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں وہ درجات کے مختلف ہونے کے اعتبار سے گھنے
درختوں کے سایوں میں ہوں گے۔ "فی ظلٰل" یعنی گھنے درختوں سے کنایہ ہے کیونکہ اس وقت کوئی سورج نہیں ہوگا
کہ سایہ کا تصور کیا جائے اور مومن ایسے چشموں کے پاس ہوں گے جن کا پانی جاری ہوگا جو خراب نہ ہوگا
اور ان سے دودھ جاری ہوگا جس کا ذائقہ نہ بدلے گا اور ایسی شراب جاری ہوگی جو پینے والوں کے
لئے لذت کا باعث ہوگی اور ان سے صاف شہد جاری ہوگا

۴۲ - اور ایسے میووں میں ہوں گے جو لذت بخش ہوں گے۔ اس میں اس امر کا شعور دلایا گیا ہے کہ
جنت میں کھانے اور پینے کی چیزیں خواہش کے مطابق ہوں گی جبکہ دنیا کا معاملہ مختلف ہے ان میں
سب لوگوں کے لئے مزا ایک جیسا ہے۔

۴۳ - یہ جزا اس لئے ہے کہ تمہارا دل پختہ اعتقاد رکھتا تھا اور تم نے طاعات بجا لانے میں سارا
صدق حسن صرف کیں۔ گویا یہ ایک مقدر سوال کا جواب ہے۔ سائل جب جھٹلانے والوں کے انجام کا
حال کو سن لیتا ہے تو جو جھٹلاتے نہیں ان کے حال کے بارے میں سوال کرتا ہے۔

۴۴ - محسنین سے مراد متقین ہیں۔ اس میں لوگوں کو احسان پر برانگیختہ کیا گیا ہے۔
اے لوگو! احسان سے کام لو اللہ تعالیٰ تمہیں جزا دے گا جس طرح ہم نے ذکر کیا ہے
احسان کا خاص معنیٰ یہ ہے کہ "تو اپنے رب کی یوں عبادت کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اگر
تو اسے نہ دیکھ سکے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل امین
کے سوال کے جواب میں یہی ارشاد فرمایا تھا۔ (شیخین بروایت حضرت عمرؓ)

۴۵ - جو جنت کا انکار کرتے تھے انہیں جنت کی نعمتوں سے محروم رکھا جائے گا۔ یہی ان کی ہلاکت ہے

۴۶ - جب تک دنیا میں ہو اس وقت تک کھا پی لو پھر یہ نعمتیں تم سے منقطع ہو جائیں گی۔

۴۷ - جب انہوں نے تھوڑے سے لطف کے عوض اپنے آپ کو عذاب پر پیش کیا تو اسی وجہ سے ان کی ہلاکت ہے

۴۸ - اور جب انہیں نماز کی دعوت دی جاتی تو وہ نماز نہیں پڑھتے یا (مکذبین) ان لوگوں کے لئے
ہلاکت ہے جنہوں نے جھٹلایا اور جب انہیں نماز کے لئے بلایا گیا تو انہوں نے نماز نہ پڑھی۔

۴۹ - جو امر و نہی کا انکار کرتے تھے ان کے لئے ہلاکت ہے

۵۰ - قرآن کے بعد کس پر ایمان لاؤ گے؟ یعنی جب وہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے تو وہ کسی دلیل پر ایمان نہ لائیں گے۔ قرآن نظم و معنیٰ کے اعتبار سے اعجاز کی کئی وجوہ پر مشتمل ہے نیز اس میں واضح اور روشن دلائل پائے جاتے ہیں (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ اِنْطَلِقُوْا : وہ چلے ○ شُعَب : شاخیں ○ ظِلّ : سایہ، چھاؤں ○ ظَلِیْل : گھنا سایہ ○ لَهَب : آگ بھڑکنا ○ الْقَصْر : چھوٹا ہونا ○ جِمٰلَتٌ : اونٹ ○ صُفْر : زرد ○ یَنْطِقُ : نہیں چلتی ہے ○ کَیْد : تدبیر، مکر ○ یَشْتَهُوْنَ : وہ چاہتے تھے ○ هَنِیْٓـًٔا : خوش مزہ ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ قیامت میں اہل ایمان پر عرش کا سایہ ہوگا ○ جب شعلہ آتا ہے تو عرش باہر نکل جاتا ہے ○ دنیا میں سایہ دھوپ سے بچاتا ہے ○ قیامت میں اڑنے والی چنگاریاں بڑے اونچے محل کی طرح ہوں گی ○ مکر و حیلہ صرف دنیا آخرت میں کام نہ آئیں گے ○ مکر و حیلہ سازوں میں نفع نہیں ○ عمل صالح کی جزا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے ○ دنیا کی متاع کی طرح دنیا زمانہ بھی تھوڑا ہے ○ حدیث شریف: اس دین میں خیر و بھلائی نہیں جس میں رکوع و سجود نہیں ○ رکوع علامت نماز ہے ○ دن میں پانچ بار مسجد میں حاضری اور ادائی نماز کی دعوت دیتا ہے اذان کے ذریعہ ○